تبصرے

اصطلاحات پیشہ وران:۔ ج ا و ۲۔ از مولوی ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی۔ تقطیع ۱۸×۲۲/۸ ضخامت جلد اول صفحات ۲۳۷ و جلد ثانی ۲۵۵ کتابت طباعت بہتر قیمت ۱۲ فی جلد۔ شائع کردہ انجمن ترقی اُردو (ہند) دہلی

مختلف صنعتوں اور پیشوں کی خاص اصطلاحات اور ان لوگوں کے محاورے، ہر زبان کے ادب کا ضروری حصہ ہوتے ہیں اور کوئی شخص پورے طور پر ان اصطلاحات کو جانے بغیر زبان داں نہیں کہلا سکتا۔ لغت کی کتابوں میں اس قسم کے لغات ضرور ملتے ہیں لیکن بڑی خرابی یہ ہے کہ اول تو اس طرح کے لغات کا احصا نہیں کیا جاتا اور پھر تھوڑے بہت لغات ملتے ہیں تو مختلف حروف کے ابواب میں اس درجہ منتشر ہوتے ہیں کہ انکو بیک نظر معلوم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ ایک دشواری یہ بھی ہے کہ ان الفاظ کی تشریح صنعت و حرفت کے نقطۂ نظر سے نہیں کی جاتی۔ اس بنا پر ضرورت تھی کہ اُردو زبان میں ایک مستقل کتاب ایسی لکھی جاتی جس میں پیشہ وروں کی اصطلاحات کو جمع کیا گیا ہو۔ زیر تبصرہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ جو بڑی محنت و تلاش اور کد و کاوش کے بعد ترتیب دی گئی ہے۔ جلد اول میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل مکانوں کی تیاری سے متعلق ہے اس کے ماتحت دس پیشوں کا ذکر ہے۔ مثلاً پیشۂ آرائشی، نجاری، سنگ تراشی، بیلداری، معماری وغیرہ دوسری فصل عمارتوں کی تہذیب و آرائش پر ہے۔ جس کے ضمن میں بھی دس پیشوں کا اور اُن کی اصطلاحات کا بیان ہے مثلاً رنگ کاری۔ آرائش سازی، گھڑی سازی، چلمن وغیرہ وغیرہ آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے ایک طویل انڈکس اُن اصطلاحی الفاظ کی ہے جو اس جلد میں آتے ہیں دوسری جلد میں تین فصلیں ہیں پہلی فصل تیاری لباس کے بیان میں ہے جس کے ماتحت تیرہ پیشوں کا ذکر ہے۔ دوسری فصل میں تزئین لباس کے سلسلہ میں دس پیشوں کا

اور تیسری فصل میں پاپوش کی تیاری کے ذیل میں دو پیشوں کا اور اُن کی اصطلاحات و محاورات کا بیان ہے۔ آخر میں جلد اول کی طرح اس دوسری جلد میں بھی اصطلاحات کی طویل فہرست ہے۔ بقول مولوی عبدالحق صاحب کے کتاب واقعی "ہماری زبان میں اپنی وضع کی پہلی اور نہایت قابل قدر تالیف ہے" اور فلالوجیکل نقطۂ نظر سے بھی اس میں مفید معلومات ملتی ہیں، کتابت کی غلطیاں متعدد ہیں۔ اگر آخر میں صحت نامہ بھی ہوتا تو اچھا تھا۔

ہندوستان اور مسئلہ امارت:۔ از مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی تقطیع کلاں ضخامت ۴۸ صفحات کتابت طباعت روشن اور بہتر قیمت ۱۲ار۔ ملنے کا پتہ:۔ دارالاشاعت امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ۔

اب سے بیس برس پہلے جبکہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ایک مرکزی امارت قائم کرنے کی تجویز پیش ہوئی تھی۔ اُس وقت سے اب تک علماء میں یہ مسئلہ مختلف فیہ رہا ہے اور بدنصیبی کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ یہ بست سالہ فرصت اسی تردد و تذبذب میں گزر گئی، اور آج تک اس مسئلہ کا کوئی تصفیہ ہی نہیں ہوا۔ جو لوگ امارت شرعیہ قائم کرنے کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ امارت بغیر عسکری نظام اور مدد کے ہو نہیں سکتی، ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ اگر واقعی دیانت داری کے ساتھ آپ کو امارت کے قیام پر یہی اعتراض ہے تو ازراہِ کرم بتایئے کہ آپ عسکری نظام قائم کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں؟ ان مخالفین کے بالمقابل جو حضرات قیام امارت شرعیہ کے حامی ہیں ان پر گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لینے کی وجہ سے کچھ ایسی مایوسی چھا گئی ہے کہ وہ اب تک اس کے لئے کوئی موثر عملی اقدام نہیں کر سکے۔ مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی نے اس رسالہ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوستان میں امارت شرعیہ کا قیام مسلمانوں کی سب سے بڑی اور اہم ضرورت ہے اپنے دلائل کے ساتھ وہ مخالفین کے دلائل کا مسکت جواب بھی دیتے گئے ہیں۔ رسالہ بہ حیثیتِ مجموعی بہت مفید۔ دلچسپ اور پُر از معلومات ہے۔ اور بحث کا انداز بھی سنجیدہ و پسندیدہ ہے ہر مسلمان کو ٹھنڈے دل اور پوری توجہ سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے، لیکن یہ پوچھے بغیر نہیں